الجواہر الخمسہ

جناب پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب ایم اے

انسائیکلو پیڈیا آف اسلام، جلد سوم مطبوعہ لیڈن ۱۹۱۳ء (ص ۸۰ - ۶۸۷) میں شیخ محمد غوث گوالیاری (م ۹۷۰ھ / ۱۵۶۲ء) کے حالات پر عبد المقتدر صاحب کا تحقیقی مقالہ ہے۔ اس میں موصوف سے تسامحات ہوگئے ہیں۔ من جملہ اُن کے موصوف نے شیخ محمد غوث گوالیاری کی مشہور فارسی تصنیف "جواہر الخمسہ" کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ یہ اصل عربی میں تھی بعد میں خود مصنف نے ترمیم و اضافہ کے ساتھ اس کو فارسی میں پیش کیا۔ یہ بیان حقیقت پر مبنی نہیں۔ پیش نظر مقالہ میں یہ تحقیق کی گئی ہے کہ "جواہر الخمسہ" اصل فارسی میں تھی بعد میں شاہ وجیہ الدین علوی گجراتی (م ۹۹۸ھ / ۱۵۸۹ء) کے مرید شیخ صبغۃ اللہ البروجی (م ۱۰۱۵ھ / ۱۶۰۶ء) نے اس کا عربی میں ترجمہ پیش کیا۔

شروع میں شیخ محمد غوث گوالیاری کے حالاتِ زندگی پر مختصر روشنی ڈالی گئی ہے اور ساتھ ہی ان دیگر تسامحات کی اصلاح بھی ہوگئی ہے جو فاضل مقالہ نگار عبد المقتدر صاحب سے ہوگئے ہیں۔

"مسعود"

شیخ محمد بن خطیر الدین شطاری المعروف بہ محمد غوث گوالیاری کی ولادت ۹۰۶ھ / ۱۵۰۰ء میں ہوئی۔ آپ شیخ ظہور الملقب بہ حاجی حمید حضورؒ (م ۹۳۰ھ / ۱۵۲۳ء) سے سلسلۂ شطاریہ میں بیعت تھے۔ تیرہ برس سات ماہ کوہ چنار اور اس کے نواح میں مصروف عبادت رہے اور سخت ریاضت کی[1] آپ اپنے ہمعصر متصوفہ میں ممتاز تھے۔ علماء و فضلاء اور شاہانِ وقت بھی آپ کے حلقہ بگوش رہے ہیں چنانچہ

---

[1] محمد غوث گوالیاری: جواہر الخمسہ (فارسی) قلمی (گیارھویں صدی ہجری)

نصیر الدین محمد ہمایوں (م ۹۶۴ھ / ۱۵۵۶ء) آپ سے بے حد عقیدت و محبت رکھتا تھا۔ نور الدین جہانگیر (م ۱۰۳۷ھ / ۱۶۲۷ء)
لکھا ہے:۔ "جنت آشیانی اُن سے نہایت درجے کا
ربطِ خاطر اور انتہائی عقیدت رکھتے تھے"[۵۱]

پیٹر ہارڈی (Peter Hardy) نے تو یہ لکھا ہے کہ آپ شہنشاہ ہمایوں کے شیخ طریقت تھے۔

Shaikh Muhammad Ghauth was Humayun's spiritual Preceptor."[۵۲]

ترجمہ:۔ شیخ محمد غوث (رح) ہمایوں کے روحانی پیشوا تھے۔

ہمایوں کی ارادت و عقیدت کی کیفیت اس مکتوب سے بھی مترشح ہے جو موصوف نے اختلال سلطنت کے زمانہ میں اپنے شیخ طریقت محمد غوث گوالیاری (رح) کو بھیجا تھا۔

متذکرہ مکتوب کے آخر میں شاہ ہمایوں تحریر کرتے ہیں:۔

"سبحانہ اللہ! چگونہ سپاس و شکر گذاری تلقین باطن نشین آں رہنمائے حقیقی بتقدیم رساند کہ باکثرتِ اسباب پریشانی کہ بظاہر قالب فرہ پیچیدہ است در جمعیت و وحدت بر سویدائے قلب باندازہ یک ذرہ قصورے راہ و فتورے نیافتہ"[۵۳] الخ

ترجمہ۔ سبحان اللہ! اس حقیقی رہنما کی دلنشین تلقین کا شکر کس طرح ادا کروں؟ باوجودیکہ اسباب پریشانی اس کثرت کے ساتھ ہیں کہ ظاہر جسم چاروں طرف سے جکڑ لیا ہے مگر سویدائے قلب کی جمعیت اور وحدت میں ایک ذرہ برابر قصور اور فتور پیدا نہیں ہوا ہے۔"

---

[۵۱] نور الدین جہانگیر: تزک جہانگیری مطبوعہ لاہور، ۱۹۶۰ء، ص ۵۳۵

[۵۲] Wm. Theodre De Bary etc: Sources of Indian Tradition. New York, 1959. P. 436.

[۵۳] محمد غوثی: گلزار ابرار مترجمہ فضل احمد، ۱۳۲۶ھ، ص ۲۹۳

شیر شاہ سوری (م ۹۵۲ھ / ۱۵۴۵ء) کا زمانہ آیا تو اس نے بعض حاسدوں کے بہکانے پر شیخ محمد غوث گوالیاری کو تکلیف پہونچائی۔ مجبوراً آپ گوالیار سے گجرات تشریف لے آئے۔ یہیں پر مشہور عالم شیخ وجیہہ الدین علوی گجراتی (م ۹۹۸ھ / ۱۵۸۹ء) آپ سے بیعت ہوئے[۱] نورالدین جہانگیر لکھتا ہے۔

"شیخ وجیہہ الدین کی ارادت وعقیدت سے خود شیخ محمد غوث کے بزرگ و برتر مرتبے کا پتہ چلتا ہے[۲]"

شیخ وجیہہ الدین خود بھی فرمایا کرتے تھے:-

"قبل از ملاقات شیخ، ہیچ خبر از خدا نداشتم۔ مرا کہ بخدا رسانید شیخ محمد غوث بود۔ رضی اللہ عنہ"[۳]

ترجمہ۔ شیخ کی ملاقات سے پہلے تو مجھے خدا کی بھی خبر نہ تھی جس نے مجھ کو خدا تک پہنچایا ہے وہ شیخ محمد غوث ہی ہیں۔ رضی اللہ عنہ۔

ولیم بیل (T. W. BEALE) کا یہ ریمارک بالکل صحیح ہے:-

..... and so celbrated was for the fulfil-
-ment of his blessings and Predictions, that
even Powerful Kings used to come and
visit and Pay respects.[۴]

ترجمہ۔ آپ مستجاب الدعوات تھے۔ جو پیشین گوئی فرماتے تھے پوری ہو جاتی تھی اسی وجہ سے آپ کافی مشہور و معروف تھے۔ حتیٰ کہ اولوالعزم بادشاہ بھی آپکے دربار میں حاضر ہو کر آداب بجالاتے تھے۔

---

۱ عبدالقادر بدایونی:- منتخب التواریخ۔ مطبوعہ کلکتہ، ۱۸۶۹ء، جلد سوم ص ۔ ۵ - ۴

۲ نورالدین جہانگیر: تزک جہانگیری۔ مطبوعہ لاہور، ۱۹۶۰ء، ص ۔ ۵۰ ۔ ۴

۳ ملفوظات شیخ وجیہہ الدین گجراتی۔ قلمی۔ (گیارھویں صدی ہجری)

۴ T. W. Beale: Oriental Beagrajhical Dictionary Calcutta, 1881, P. 186

۹۶۶ھ / ۱۵۵۸ء میں جب اکبر شکار کھیلتا ہوا گوالیار پہونچا تو آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے بڑی شفقت فرمائی۔ تبرکات عنایت فرمائے۔ چونکہ وہ ابھی نو عمر ہی تھا اس لئے آپ نے ترغیب و تحریص سے سلک ارادت میں منسلک کر لیا[۵۱] اسی سنہ میں جب شیخ محمد غوث گوالیاری اکبرآباد تشریف لے گئے تو گو ابتدا میں اکبر نے آپ کی تعظیم و توقیر کی مگر بعد میں کچھ بددل سا ہو گیا۔ خان خاناں بیرم خاں (م ۹۶۷ھ / ۱۵۵۹ء) اور شیخ گدائی سے بھی کچھ ان بن ہو گئی۔ چناں چہ ناسازگاری حالات کی وجہ سے آپ واپس گوالیار تشریف لے آئے اور بیعت و ارشاد کا سلسلہ جاری رکھا۔[۵۲] ۹۷۰ھ / ۱۵۶۲ء میں آپ کا وصال ہوا۔ مفتی غلام سرور لاہوری نے یہ قطعہ تاریخ وفات لکھا ہے:۔

محمدؐ غوث سید قطب عالم	چو در وصل خدا گردید موصول
بتاریخ وصالش گفت سرور	محمد متقی سلطان مقبول[۵۳]

۹۷۰ھ / ۱۵۶۲ء

گوالیار میں شیخ محمدؐ غوث رح کا مزار مبارک زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔ مقبرہ شریف کی عمارت عہد اکبری کی شاندار یادگار ہے۔[۵۴]

صاحب گلزار ابرار (۱۰۲۲ھ / ۱۶۱۳ء) محمد غوثی رح نے آپ کی ان تصانیف کا ذکر کیا ہے:

(۱) جواہر خمسہ (۲) اوراد غوثیہ (۳) ضمائر (۴) بصائر (۵) بحر الحیات (۶) کلید مخزن (۷) کنز الوحدہ[۵۵]

متذکرہ بالا تصانیف میں جواہر خمسہ خاص شہرت رکھتی ہے۔ اس کے دیباچہ میں مصنف ممدوح نے جو کچھ لکھا ہے اس سے یہ مستفاد ہوتا ہے کہ اس کا سنہ تصنیف ۹۲۸ھ / ۱۵۲۱ء ہے۔

---

۵۱ معتمد خاں: اقبال نامہ بحوالہ دربار اکبری مطبوعہ لاہور، ۱۹۱۰ء، ص: ۷۲۸

۵۲ عبدالقادر بدایونی: منتخب التواریخ مطبوعہ کلکتہ، ۱۸۶۹ء، جلد دوم، ص - ۵ - ۳۴

۵۳ مفتی غلام سرور: خزینۃ الاصفیاء مطبوعہ لکھنؤ، ۱۸۷۳ء، جلد دوم ص - ۳۳۴

۵۴ V. A. Smith: Akbar The Great Mughal, Oxford 1919 P. 435

۵۵ محمد غوثی: گل زار ابرار، مترجمہ فضل احمد، ۱۳۲۶ھ، ص - ۲۹۴ - ۳۰۱

پھر جب مصنف گجرات تشریف لے گئے تو وہاں ۹۵۶ھ/۱۵۴۹ء میں اس میں ترمیم و اضافہ کیا[۱]

"جواہر خمسہ" میں جیسا کہ نام سے ہی ظاہر ہے یہ پانچ جواہر ہیں:-

جوہر اوّل - در عبادت عابداں و طریق آں

جوہر دوم - در زہد زاہداں و طریق آں

جوہر سوم - در دعوت داعیاں و طریق آں

جوہر چہارم - در اذکار و اشغال مشرب شطّار و طریق آں

جوہر پنجم - در بیان حقیقۃ الحق و عمل محققاں و طریق آں[۲]

"جواہر خمسہ" اصل فارسی میں ہے لیکن انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کے مقالہ نگار عبدالمقتدر، شیخ محمد غوث گوالیاری کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"He was the auther of several sufi works the most Popular of which is Pjawahir-i-Khamsa in Arabic, which he Completed in 956 (1549) and which he subsequently rendered into Persian with additional inprovements.[۳]

ترجمہ:- علم تصوّف میں آپکی بہت سی تصانیف ہیں "جواہر خمسہ" کو سب سے زیادہ شہرت حاصل ہوئی جو عربی میں لکھی گئی ہے۔ ۹۵۶ھ/۱۵۴۹ء میں آپ نے اس کو مکمل فرمایا۔

---

۱ محمد غوث گوالیاری: جواہر خمسہ (اردو) مترجمہ مرزا محمد بیگ دہلوی مطبوعہ دہلی ۱۳۲۵ھ ص ۹-۱۰

۲ محمد غوث گوالیاری: جواہر خمسہ (فارسی) مرقومہ محمد افضل بیگ قادری ۱۱۳۳ھ (قلمی) انڈیا آفس لائبریری، لندن۔

۳ M.TH. Houtsma etc. Encycloysaedia of Islam Vol III, PT. 2, Leyden, 1913, P. 688

بعدازاں ترمیم و اضافہ کے ساتھ موصوف نے اس کو فارسی میں منتقل کیا۔

"جواہر خمسہ" کے ایک فارسی قلمی نسخہ ۱۱۷۳ھ/۱۷۵۹ء کا تعارف کراتے ہوئے ایتھے (Ethe) بھی یہی لکھتا ہے:-

"The Persian version of the Parge-dogmatical work on sufism in Arabic By Shaikh Muhammad Ghauth [1]

ترجمہ:- شیخ محمد غوث نے عربی میں علم تصوف سے متعلق جو ضخیم کتاب لکھی تھی یہ اسی کا فارسی ترجمہ ہے"۔

شیخ محمد غوث گوالیاری کے حالات کے ذیل میں اسٹوری (Storey) بھی اسی خیال کا اظہار کرتا ہے:-

...."authar of the Arabic sufi work al-Jawahir al-Khamsa." [2]

ترجمہ:- آپ علم تصوف میں ایک عربی تصنیف "الجواہر الخمسہ" کے مصنف ہیں۔

اسٹوری (Storey) نے اپنے بیان کی تائید میں بروکلمن (Brockelmann) کا حوالہ دیا ہے جس نے "جواہر خمسہ" کو عربی الاصل لکھا ہے۔ انڈیا آفس لائبریری۔ لندن کے عربی کیٹلاگ میں لوتھ (Loth) نے بھی "جواہر خمسہ" کو عربی الاصل لکھا ہے [3] لیکن جواہر خمسہ"

---

[1] Hermann Ethe: Catalogue of the Persian Manuscripts in the Library of the India office, London vol. I, 1903, P. 1042

[2] C. A. Storey: The Persian Literature vol I, Part II London, 1953, P. 834

[3] Dr. Zubaid Ahmad: Contribution of India to Arabic Literature, Allahabad, 1945, P. 80.

کے فارسی قلمی نسخوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اصل فارسی ہی میں تھی تصنیف کے وقت (۹۲۸ھ/۱۵۲۲ء) بھی اور ترمیم و اضافہ کے وقت (۹۵۶ھ/۱۵۴۹ء) بھی۔ ہمعصر تذکرہ نگاروں سے بھی اس کی شہادت ملتی ہے۔

اسلامیہ کالج پشاور کی لائبریری میں "جواہر خمسہ" کا ایک فارسی قلمی نسخہ ہے (۱۰۶۲ھ) جو اندازاً گیارہویں صدی ہجری سے متعلق ہے۔ خط نسخ میں لکھا گیا ہے۔ تقطیع ۷" × ۳" صفحات ۲۸۹۔ ابو المعارف عنایت اللہ نے خط نستعلیق میں اس پر جا بجا حواشی بھی لکھے ہیں۔ اس کے تتمہ میں یہ عبارت ملتی ہے:-

"تمت ہذا الکتاب المسمی بالجواہر الخمسہ من مصنفات حضرت المرشدین، برہان المحققین محبّ العارفین، قدوۃ الواصلین، کعبۃ العاشقین، غوث الاسلام والمسلمین شیخ محمد الملقب من اللہ بغوث قدس اللہ تعالیٰ سرہ"[1]

اگر "جواہر خمسہ" معرّب ہوتی تو یہاں اس کی صراحت ضرور کی جاتی۔ انڈیا آفس لائبریری لندن میں "جواہر خمسہ" کا جو عربی نسخہ ہے اس میں مترجم نے شیخ محمد غوث گوالیاری کا تعارف کراتے ہوئے لکھا ہے:-

"آپ شیخ وجیہ الدین کے شیخ طریقت ہیں جن کا میں مرید ہوں"[2]

لوتھ (Loth) کا یہ کہنا ہے کہ یہ الفاظ مترجم کے نہیں بلکہ کاتب کے ہیں۔ یہ صحیح نہیں کیونکہ برلن لائبریری میں "جواہر خمسہ" جو عربی نسخہ ہے اس میں بھی یہی الفاظ ملتے ہیں[3]۔ ظاہر ہے کہ یہ الفاظ ناقل کے نہیں بلکہ مترجم ہی کے ہو سکتے ہیں۔

انگلستان میں "جواہر خمسہ" کے کئی فارسی قلمی نسخے ہیں۔ مثلاً انڈیا آفس لائبریری، لندن

[1] محمد غوث گوالیاری: جواہر الخمسہ (فارسی) قلمی، (گیارھویں صدی ہجری) پشاور

[2-3] Dr. Zubaid Ahmad: Contribution of India to Arabic Literature, Allahabad, 1945, P. 80

میں تین نسخے ہیں۔ نمبر ۱۸۷۵، نمبر ۱۸۷۶ و نمبر ۳۰۶۷ ان کے علاوہ دو ناقص نسخے ہیں نمبر ۳۰۶۸ و نمبر ۳۰۶۹۔ کالج آف فورٹ ولیم میں بھی ایک نسخہ ہے نمبر ۲۱۲۴۔ ان تمام نسخوں میں مترجم کا نام نہیں۔ ان کے برعکس جو عربی نسخے ہیں اُن میں صراحت کی گئی ہے۔ اس لئے عربی نسخوں کو باعتبار اصل شیخ محمد غوث گوالیاریؒ کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ "جواہر خمسہ" اول و آخر فارسی ہی میں تھی۔

۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء میں مطبع مجتبائی۔ دہلی سے "جواہر خمسہ" کا اردو ایڈیشن شائع ہوا تھا۔ مرزا محمد بیگ دہلوی اس کے مترجم ہیں۔ ترجمہ کے وقت مترجم کے سامنے قدیم فارسی نسخے تھے جن میں سے ایک شیخ محمد غوث گوالیاریؒ کے قریبی عہد کا تھا (سنہ ۱۰۳۰ھ/۱۶۲۰ء) اس ایڈیشن میں مترجم نے جو "جواہر خمسہ" کا اصل دیباچہ نقل کیا ہے وہ فارسی ہی میں ہے اور اس میں کہیں اشارہ تک نہیں ملتا کہ "جواہر خمسہ" پہلے عربی میں تصنیف کی گئی اور اس کے بعد خود مصنف نے اس کو فارسی میں پیش کیا۔ ایک مفید اقتباس نقل کیا جاتا ہے :۔

..... بعد ازاں در کوہستان قلعہ چنار رفتہ سیزدہ سال و چند ماہ در خلوت بود۔ آنچہ فرمودہ بودند بہ آں عمل نمودہ حال گزشتہ را نوشتہ جمع ساختہ بعد از چند سال کہ آں حضرت ہمائے صفت پایہ بر سر ایں فقیر انداختند تمامی را بعرض رسانید۔ خوش حال شدند۔ دعا کردند و پیراہنے خاصہ خود را عطا فرمودند کہ بشارت القاہ علی وجہہ فارتد بصیرا یافت۔ ایں کتاب را مسمی بہ "جواہر خمسہ" است بدست آں حضرت داد۔ ہر پنج جوہر بنظر کیمیا اثر مشرف شد۔ فرمودند کہ کار خود را آخر کردی؟ بخلق را ہدایت وافزا ابدالآباد حجۃ اولیا راللہ خواہد بود۔ ہیچ ولی نباشد کہ بریں اسرار مطلع نگردد و دراں وقت عمر ایں درویش بست و دو سال بود۔ بعد از چند سال از زمانے قضاء قدر بہ ولایت گجرات رسید۔ اکثر محبان و مخلصان مستفیض و مستفید گشتند۔ و ایں نامہ را تعویذ دل و جان ساختند بعض اصحاب بعرض رسانیدند کہ بعض از مواقع

ایں کتاب تعلق بسماع دارد آں را تصریح فرمایند و ترتیب دہند۔ تا ہیچ کس در مغالطہ نیفتد۔ بنا برارادت محبانِ صادق و یارانِ مخلص بعض جواہر تقدیم و تاخیر یافت و در بعض محل در الفاظ ہم ربط دادہ شد۔ دریں حال کہ عمر ایں درویش پنجاہ سال بود۔ وکان ذٰلک فی ستۃ وخمسین وتسعمائۃ۔ ہر جا کہ نسخۂ قدیم باشد بہ ایں مقابلہ سازند۔ ایں کتاب مشتمل بر پنج جواہر است۔ وباللہ التوفیق والاستعانہ لہ

تلخیص۔ ..... " اس کے بعد کوہستان قلعہ چنار میں تیرہ سال اور چند ماہ خلوت میں گذارے۔ حضرت شیخ رح (حاجی حمید حضورؒ) نے جو فرمایا تھا اس پر عمل کیا اور جو کچھ گذرتا گیا اس کو قلمبند کرتا گیا۔ جب حضرت شیخؒ سے ملاقات ہوئی تو اس کتاب کو جس کا نام "جواہر خمسہ" ہے پیش کیا۔ بہت خوش ہوئے اور پانچوں جوہر ملاحظہ فرمائے۔ اس وقت فقیر کی عمر ۲۲ سال تھی۔ چند سال بعد جب ولایت گجرات جانا ہوا تو وہاں بعض احباب نے عرض کیا کہ اس کتاب کے بعض مقامات سماع سے تعلق رکھتے ہیں ان کی صراحت کردی جائے تو بہتر ہے تاکہ کسی کو مغالطہ نہ ہو۔ چناں چہ بعض جواہر کو مقدم و مؤخر کردیا گیا۔ اور الفاظ میں ربط بھی پیدا کردیا گیا۔ اس وقت اس درویش کی عمر ۵۰ سال ہے اور یہ کام ۹۵۶ھ میں انجام پذیر ہوا "

محولہ بالا اقتباس میں یہ الفاظ قابل توجہ ہیں :۔

" و در بعض محل در الفاظ ہم ربط دادہ شد "

اس سے صاف ظاہر ہے کہ "جواہر خمسہ" کا پہلا مسودہ (۹۲۷ھ / ۱۵۲۱ء) بھی فارسی میں تھا اور دوسرا مسودہ (۹۵۶ھ / ۱۵۴۹ء) اسی کی ترمیم یافتہ صورت ہے

شیخ وجیہہ الدین علوی گجراتی (م ۹۹۸ھ / ۱۵۸۹ء) کے تلمیذ رشید محمد غوثی شطاری ؒ جن کو

لہ محمد غوث گوالیاری : جواہر خمسہ ترجمہ مرزا محمد بیگ دہلوی۔ مطبوعہ دہلی ۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۷ء ، ص ۹ - ۱۰

غالباً شیخ محمد غوث گوالیاری (م۔ ۹۷۰ھ/۱۵۶۲ء) سے شرف بیعت بھی حاصل تھا۔[۱] گل زار ابرار (۱۰۲۲ھ/۱۶۱۳ء) کے نام سے مشائخ طریقت کے حالات میں ایک کتاب لکھی تھی۔ مؤلف موصوف نے جہاں شیخ محمد غوث گوالیاریؒ کے حالات لکھے ہیں وہاں نمونتاً "جواہر خمسہ" کی مناجات کے چند فقرے بھی لکھے ہیں۔ جو پانچویں جوہر کے آخر میں ہے' یہ بھی فارسی ہی میں ہے۔ مؤلف نے اس کا مطلق ذکر نہیں کیا کہ "جواہر خمسہ" پہلے عربی میں تھی اور بعد میں فارسی میں پیش کی گئی۔ اس مناجات کے اندازِ بیان اور اسلوبِ نگارش سے صاف پتہ چلتا ہے کہ یہ ترجمہ نہیں بلکہ اصل ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

احدا! توحید صرف و ما من الہ الا اللہ را بصورت ما و من با سما کہ تجلیات صفات تست ایں ہمہ نشو و نما۔

صمدا! انچہ از غفلت بر سر ما گذشت ہشیاری مگیر ہم از خود عذر ہم الغافلون بپذیر و بتائید و لاتکن من الغافلین دست گیر۔

علیما! ہشیاری و اذکر ربک از نیت را بفراموشی نسوا اللہ فانسٰھم انفسھم مبدل ساز۔

قدیما! انچہ در نہاد ما نہادہٗ ازاں اندیشۂ ما باز دار وانچہ در استعداد ماست کہ فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین بے مشقت پیش آر۔ بیت

ز لطف انچہ مطلوب است و مقصود
مہیا کن بوجہ احسنش زود[۲]

اسلامیہ کالج پشاور میں "جواہر خمسہ" کا جو قلمی نسخہ ہے اس میں بھی یہ مناجات موجود ہے۔ خاتمہ پر یہ رباعی ہے:

یارب اثرے بخش مناجات مرا　　　از لطف روا کن ہمہ حاجات مرا

---

[۱] خلیق نظامی۔ حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی، مطبوعہ دہلی۔ ص ۲۵۱۔

[۲] محمد غوثی: گل زار ابرار۔ ترجمہ فضل احمد مطبوعہ ۱۳۲۶ھ۔ ص ۲۹۰۔

قائم بصفات خولیشتن ذات مرا   می دار بذاتِ خود صفاتم قائم

بحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ[1]

مذکورہ بالاحقائق سے یہ واضح ہوگیا کہ "جواہر خمسہ" فارسی ہی میں تھی۔ اب سوال یہ رہ گیا ہے کہ اس کو عربی میں کس نے منتقل کیا۔ اس کے لئے ہم ابجد العلوم کی طرف رجوع کرتے ہیں:۔

نواب صدیق حسن خاں۔ شیخ وجیہ الدین گجراتی (م ۔ ۹۹۸ھ/۱۵۸۹ء) کے تلمیذ رشید سید صبغۃ اللہ البروجی (م ۔ ۱۰۱۵ھ/۱۶۰۶ء) کے حالات میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اخذ العلوم عن الشیخ وجیہ الدین الکجراتی واشتغل بالتدریس والارشاد برھتہ۔ ثم رحل الی مکۃ والمدینہ وغیرھما۔ وعاد الی بروج۔ ثم ارتحل الی مالوہ واقام فی احمد نگر من بلاد الدکن عند سلطانہا برھان الملک ثم سافر الی الحرمین الشریفین ودخل بیجاپور فخدمہ السلطان ابراھیم وھیأ لہ اسباب السفر، فدخل المدینہ وسکن بجبل اُحد۔ وعرّب "الجواھر الخمسہ" وحرّرہ علیہ تلمیذہ الشیخ احمد الشناوی حاشیۃ۔ وذکرہ الشیخ محمد عقیلۃ المکی۔ ترجمۃ الحسنۃ فی کتابہ "لسان الزمان" ..... توفی بالمدینۃ ۱۰۱۵ الھجریہ وقبرہ بھا"۔[2]

ترجمہ۔ شیخ وجیہ الدین گجراتی سے علوم متداولہ حاصل کئے (اس کے بعد) کچھ عرصہ تک درس وتدریس وبیعت وارشاد میں مشغول رہے۔ مکۂ معظمہ اور مدینہ منورہ بھی تشریف لےگئے اس کے علاوہ اور مقامات کی بھی زیارت کی۔ پھر واپس بھڑوچ تشریف لے آئے۔ مالوہ بھی تشریف لے گئے اور بلاد دکن میں احمد نگر کے بادشاہ برہان الملک کے ہاں قیام کیا۔ حرمین شریفین کا دوبارہ سفر کیا اثنائے سفر میں جب بیجاپور تشریف لائے تو سلطان ابراہیم نے

[1] محمد غوث گوالیاری۔ جواہر الخمسہ قلمی (گیارھویں صدی ہجری) پشاور

[2] نواب صدیق حسن خاں۔ ابجد العلوم۔ جزء ثالث رحیق المختوم۔ مطبوعہ بھوپال ۱۲۹۵ھ ، ص ۔ ۸۹۸

آپ کی خدمت کی اور اسباب سفر مہیا کیا۔ (چناں چہ آپ اس سفر پر روانہ ہوئے اور بالآخر) مدینہ منورہ میں داخل ہو گئے۔ جبل احد کے پاس سکونت اختیار کی۔ موصوف نے "جواہر خمسہ" کو فارسی سے عربی میں منتقل کیا۔ آپ کے تلمیذ شیخ احمد شناوی نے اس پر حاشیہ بھی تحریر فرمایا۔ شیخ محمد عقیلہ مکی نے اپنی کتاب "لسان الزماں" میں تعریف کی ہے...... ۱۰۱۵ھ میں مدینہ منورہ میں آپ کا انتقال ہوا۔ قبر شریف بھی وہیں ہے۔

غلام علی آزاد بلگرامی نے بھی یہی لکھا ہے کہ سید صبغۃ اللہ (م۔ ۱۰۱۵ھ/۱۶۰۶ء) "جواہر خمسہ" کے معرِّب ہیں [۵۱] امام الدین محمد عارف العثمانی المعروف ابوالنبی شطاری (م۔ مابعد ۱۰۲۰ھ/۱۶۱۱ء) نے "جواہر خمسہ" کی عربی میں شرح بھی لکھی تھی [۵۲]

ان حقائق و شواہد کے پیش نظر اب کہا جا سکتا ہے کہ نہ تو فاضل مقالہ نگار عبدالمقتدر کا یہ بیان صحیح ہے کہ شیخ محمد غوث گوالیاری نے "جواہر خمسہ" کو پہلے عربی میں لکھا اور بعد میں فارسی میں منتقل کیا اور نہ بعض مستشرقین کا یہ بیان صحیح ہے کہ شیخ محمد غوث گوالیاری نے "جواہر خمسہ" کو عربی میں تصنیف کیا تھا بعد میں اس کا فارسی میں ترجمہ کیا گیا۔

حقیقت یہ ہے کہ شیخ محمد غوث گوالیاری نے ۹۲۷ھ/۱۵۲۱ء میں "جواہر خمسہ" کو فارسی میں لکھا۔ گجرات آنے کے بعد احباب کی فرمائش پر ۹۵۶ھ/۱۵۴۹ء میں قدیم نسخہ ہی میں ترمیم و اضافہ کیا۔ پھر سید صبغۃ اللہ البروجی (م۔ ۱۰۱۵ھ/۱۶۰۶ء) نے اس نسخہ کو عربی میں منتقل کیا۔

---

۵۱ غلام علی آزاد بلگرامی: سبحۃ المرجان فی آثار ہندوستان بحوالہ Dr. Zubaid Ahmad: Contribution of India to Arabic Literature Allahabad, 1945 P. 80

۵۲ Abid. P. 363